Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۵ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ ۶ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ۔ ۶ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا

اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

"جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لئے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضا و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیتِ دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۲)

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد و اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۱۸)

"پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہو گی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

"پیٹ میں ابھی کچھ تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے" الحمدللہ۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

"ٹانگوں کی درد و شدت اختیار کرتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے پاؤں بھی زمین پر نہیں ٹکتا۔"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب محمد احمد خان صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں تاحال افاقہ کی صورت نظر نہیں آتی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا دوسرا مرحلہ ۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ۱/۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

اور

امراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے"

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں نیز امسال جن جماعتوں کو (مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کے لئے) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاعات بھی ۲۹ فروری تک بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ر تبلیغ ۱۳۵۵ھش

۶ر فروری ۱۹۷۶ء

یہود نامسعود کے ناپاک عزائم کا ایک اور ثبوت

اس دلخراش و جگر پاش خبر نے پورے عالمِ اسلام کو ہلا کر رکھ دیا ہے کہ نام نہاد یہودی مملکتِ اسرائیل کی ایک عدالت نے یہودیوں کو مسجد اقصیٰ میں عبادت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اس خبر پر تمام اسلامی دنیا میں اضطراب کی لہر کا دوڑ جانا ایک قدرتی امر ہے۔ اس سے یہود نامسعود کے ان ناپاک ارادوں کی ایک اور نشاندہی ہوتی ہے جن سے فلسطین پر یہودیوں کے غاصبانہ قبضہ کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے معرکہ آلاراء مضمون "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" کے ذریعہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کو آگاہ فرمایا تھا اور ان کے ان عزائم کو خاک میں ملانے کی تدابیرِ حسنہ پر روشنی ڈالی تھی۔ آپ نے اس مضمون میں رقم فرمایا تھا:۔

"فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے ...... فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرامگاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے اُن کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے ...... یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اُٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے ...... کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے؟ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس کے مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں، سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں، سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابلہ پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہوگا؟"

فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کے بعد سے اسرائیل کی حکومت وقفہ وقفہ کے ساتھ ایسے اقدامات کرتی چلی آرہی ہے جن سے وہ خدشات جن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگاہ فرمایا تھا کھل کر سامنے آتے جا رہے ہیں اور اس امر کی اہمیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے کہ مسلمان تفرقہ بازی اور مسلمان حکومتیں باہمی تنازعات کو خیرباد کہہ کر اس طرح متحد اور مضبوط ہوں کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں، اور پھر اس اتحاد کی برکت سے اپنے اندر وہ قوت پیدا کریں جس کے بل پر وہ یہود نامسعود کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے میں کامیاب ہو سکیں۔

ارضِ مقدس کا بطور دائمی طور پر مسلمانوں کو واپس ملنا خدائی تقدیر ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی احادیث مبارکہ میں اس کی خبر دی ہے اور ان آسمانی پیشگوئیوں کی روشنی میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے سالہا سال پہلے تفسیر کبیر میں فلسطین پر یہودیوں کے موجودہ قبضہ کو عارضی قرار دیتے ہوئے نہایت تحدّی کے ساتھ رقم فرمایا تھا:۔

"(فلسطین پر) قبضہ عارضی طور پر پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں "عارضی طور پر" تو لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو۔ این۔ او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس کی جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۵۷۶ ـ تفسیر سورۃ انبیاء زیر آیت ۱۰۶)

فلسطین سے یہودیوں کے نکالے جانے اور اس ارضِ مقدس کے جائز اور اصل وارث کی حیثیت سے مسلمانوں کے دوبارہ وہاں جانے اور آباد ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے مزید رقم فرمایا:۔

"دیکھو حدیثوں میں بھی یہ پیشگوئی آتی ہے۔ حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مسلمان! خدا کے سپاہی! میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اس کو مار۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اُس وقت فلسطین میں کسی یہودی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پس اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔ پس عارضی میں اس لئے کہتا ہوں کہ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا حکم موجود ہے۔ مستقل طور پر تو فلسطین عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھ میں رہنی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں، نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے، یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔" (ایضاً)

پس فلسطین سے یہود نامسعود کو نکالا الٰہی تقدیر ہے گا اور یہ ارضِ مقدس دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آکر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت بھی بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی اس خدائی تقدیر کو بدل نہیں سکتیں۔ جو بھی اس خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے میں مزاحم ہوگا اسے بالآخر صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا لیکن قبل اس کے کہ خدا تعالیٰ کی یہ اٹل تقدیر بروئے کار آئے روئے زمین کے مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ باہمی منافشات اور تفرقہ بازی سے دامن بچاتے ہوئے یہود نامسعود کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے متحدہ طور پر پوری قوت کے ساتھ حرکت میں آئیں اور ان ناپاک عزائم کو ناکام بنانے میں جو تدبیر بھی ممکن ہو اس سے دریغ نہ کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ وہ موجودہ نازک وقت میں اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ وہ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ بننے میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تا اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا قرآنی وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جلد پوری ہو اور ارضِ فلسطین جس کے اصل وارث مسلمان ہیں یہود نامسعود کے وجود سے جلد از جلد پاک ہو اور یہ خدا کے نور سے پھر جگمگا اُٹھے اور اس کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدائیں پھر بلند ہونے لگیں اور اس کی فضائیں خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سے پھر معمور ہوں اور ہمیشہ معمور رہیں اور بائیبل کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہو جو ان الفاظ میں آئی ہے:۔

"ربّ الافواج فرماتا ہے کہ ایک دفعہ تھوڑی مدت کے بعد میں آسمان اور زمین اور خشکی و تری کو ہلا دوں گا اور سب قوموں کا حَمْدَۃ (جیسے چاہا جاتا ہے) آئے گا اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا اور اس پچھلے گھر کا جلال پہلے سے زیادہ ہوگا۔"

(حجی باب ۲۔ آیات ۷، ۹)

اے خدا! تو جلد وہ دن لا تا دنیا پر یہ صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے اور دنیا دیکھ لے کہ ارضِ مقدس کے حقیقی وارث یہود نہیں بلکہ مسلمان ہیں، خدا کے صالح بندے بھی یہود نہیں بلکہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور سچا اور زندہ اور ہمیشہ زندہ رہنے والا مذہب یہودیت یا اور کوئی مذہب نہیں بلکہ اسلام ہے۔ آمین اللّٰھم آمین، برحمتک یا ارحم الراحمین۔

درخواست دعا

عزیزم حسین المحاسن ولد ذل الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم پر دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے۔ بے ہوش ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں اور گلوکوز دیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔ (عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اضطراری دعا کا معجزانہ اثر —— ایک تاریخی واقعہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون افریقہ

اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے جس کی کوئی صفت کبھی معطل نہیں ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ اسی طرح اسلام کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ رسول ہے جو اپنی جسمانی موت کے باوجود اپنے انوار اور برکات و فیوض اور رحمتوں کے ساتھ آج بھی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیونکہ اُس کی پاک و مقدس شریعت ایک ایسا بے نظیر درخت ہے جو ”تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ“ کبھی نہیں مرجھاتا اور ہمیشہ پھل دیتا رہتا ہے اس ابدی شریعت میں جو سچائیاں بیان کی گئی ہیں ان کی تجلیات ہمیشہ دنیا کو منور کرتی رہتی ہیں اور تجربہ نے کبھی اُن کو نہیں جھٹلایا بلکہ ہمیشہ سچا ثابت کیا ہے۔

آزمائے جس کا جی چاہے

منجملہ اُن کے اس کتاب کریم اور شرع مبین میں ایک بشارت بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی دی ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں عالمین کا سمیع و مجیب خدا پکارنے والے کی پکار اور دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں اور خصوصاً اضطراری حالت میں ایک مضطر کی دعا اور التجا کو کسی نہ کسی رنگ میں ضرور شرفِ قبولیت بخشتا ہوں چنانچہ فرماتا ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ

(نمل ۶۳)

یعنی اے خدا کے منکرو اگر خدا کی ہستی اور وجود کوئی نہیں تو بتاؤ تم میں سے مصیبت زدوں اور خطرناک حوادث سے دوچار ہونے والوں کی اضطراری پکار اور التجاؤں کو سُن کر کون انہیں بچاتا ہے۔

اس ضمن میں خاکسار بیرون پاکستان گذری ہوئی اپنی تبلیغی زندگی کا ایک واقعہ پیش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے مذکورہ بالا وعدہ کے ایفا کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیرالیون مغربی افریقہ کی جماعت کی طرف سے جو وفد جلسہ میں شمولیت کیلئے آیا تھا اُس میں سلسلہ کے ایک پرانے خادم اور مخلص احمدی بزرگ الحاج علی روجرز بھی شامل تھے جو تقریباً بیس اکیس سال سیرالیون میں ہر طرح میرے دست راست رہے اور وہاں کی جماعتوں کے قیام و استحکام کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حیثیت کے مطابق ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہا ہے جلسہ کے بعد ربوہ میں ایک روز باہمی گفتگو کے دوران ہم سیرالیون میں تبلیغ اسلام اور مشن کے قیام کے پرانے واقعات اور وہاں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید کی اور نصرتوں کی یادیں تازہ کر رہے تھے کہ الحاج علی روجرز صاحب نے مجھے ۱۹۴۸ء کا ایک ایمان افروز واقعہ یاد کرایا جو میرے ذہن سے اُتر چکا تھا جس کو اس کی افادیت اور تاریخی اہمیت کے پیش نظر قارئین الفضل کے لئے تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے

قیامِ اسرائیل کے خلاف احتجاج

جب مئی ۱۹۴۸ء میں مشرق اوسط میں اسرائیل کی یہودی ریاست سامراجی طاقتوں کی طرف سے قائم کر دی گئی تو فلسطین کی غیر منصفانہ تقسیم اور وہاں سے عربوں کے انخلاء اور یہودیوں کے اس نام نہاد قومی وطن کے قیام کے خلاف نہ صرف جماعت احمدیہ کے مراکز ربوہ اور قادیان سے عربوں کی حمایت اور اُن پر اس ظلم عظیم کے خلاف متوازن احتجاج کیا گیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تمام دنیا کی مسلمان قوموں کو اپیل کی کہ وہ متحد ہو کر اُس کا تدارک اور اس کے خلاف مؤثر کارروائی کریں بلکہ بیرونِ پاکستان بھی دنیا بھر کی بڑی بڑی احمدیہ جماعتوں اور مشنوں کی طرف سے اس فتنہ کے خلاف آواز اٹھائی گئی اور پُرزور احتجاجی جلسے کئے گئے تھے

اس سلسلہ میں سیرالیون میں بھی نام نہاد یہودی ریاست کے قیام کے خلاف مختلف احمدیہ مراکز میں (بڑے اچھے طور پر) احتجاجی جلسے اور جلوس نکالے گئے تھے جن میں وہاں کے عرب تاجروں اور مسلم اکثریت نے باوجود وہاں اس وقت انگریز کی حکومت ہونے کے ہم سے پورا پورا تعاون کیا اور ساتھ دیا تھا۔ چنانچہ سیرالیون کے شمالی علاقہ کے شہر مگبورکا میں بھی ایک اہم جلسہ اور جلوس کا انتظام جون ۱۹۴۸ء میں کیا گیا تھا جس کا انعقاد اور جملہ انتظامات اس وقت مگبورکا سیکشن کے لوکل انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے باحسن طریق فرمائے تھے۔ تمام پروگرام میں ارد گرد کی احمدیہ جماعتوں کے اکثر احباب اور ہمارے سکولوں کے سٹاف و طلبہ کے علاوہ کئی لوکل پیراماؤنٹ چیف اور ان کے افراد اور غیر از جماعت پبلک بھی کثرت سے شامل ہوئی تھی۔ عرب مسلمان اور لبنانی تاجر نہ صرف تمام کارروائی میں شریک رہے بلکہ مکرم مولوی بشیر صاحب اور خاکسار کے علاوہ وہاں کے دو عرب لیڈروں نے بھی قیام اسرائیل کے خلاف پُرجوش تقاریر کیں بلکہ جلسہ کے اخراجات کا ایک حصہ بھی انہوں نے برداشت کیا تھا اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس جلسہ اور جلوس کی کارروائی مختصر طور پر لوکل اخبارات کے علاوہ ایک لبنانی اخبار میں بھی شائع ہوئی تھی

بو سے مگبورکا کا سفر

خاکسار اس وقت سیرالیون احمدیہ مشن کے مرکزی دارالتبلیغ ”بو“ (Bo) میں مقیم تھا جہاں سے مگبورکا تقریباً ساٹھ ستر میل ہے۔ چنانچہ مگبورکا کے مذکورہ بالا پروگرام میں شمولیت کے لئے خاکسار اور جماعت کے سرکردہ احباب اور سکول کے سٹاف اور بڑی کلاسوں کے طلبہ بو سے دو لاریوں میں مگبورکا روانہ ہوئے ایک بڑی لاری کرایہ پر لی گئی تھی اور ایک اچھا بڑا سابق فوجی ٹرک ”بو“ کی مشہور عرب تجارتی کمپنی ملحم اینڈ سنز نے ہمارے سکول کے لئے ایک روز مفت پیش کر دیا تھا۔ اور اس طرح کوئی ڈیڑھ صد افراد کو جن میں چند غیر از جماعت بھائی بھی تھے دو لاریوں میں لیکر بوقت صبح ہم نعرہ ہائے تکبیر اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ”بو“ سے مگبورکا روانہ ہوئے راستے میں دو اہم دریا تھے جنہیں ہم نے فیری (Ferry) کے ذریعہ عبور کرنا تھا ابھی فیریوں کو اس وقت آٹھ دس آدمی لوہے کی تار یا زنجیر سے کھینچا کرتے تھے ایک فیری (ذرا سا لکڑی کا تختہ) ہی بمشکل دو لاریاں سما سکتی تھی ہمارے اس راستہ کا دوسرا دریا مگبورکا سے سات آٹھ میل اس طرف تھا۔ ویسے تو وہاں تقریباً سب دریاؤں پر پل بن چکے ہیں اس وقت اُس خاص دریا کے عبور کرنے کی فیری اور سڑک کی وہ جگہ بڑی خطرناک سمجھی جاتی تھی جہاں لاریوں اور کاروں کے دریا میں گر جانے کے کئی حادثات بھی ہو چکے تھے کیونکہ اُس جگہ سڑک نہایت تنگ ہو کر ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی سے نیچے گہرائی میں یکدم سیدھی دریا کو جاتی تھی اور اترائی کا یہ حصہ دریا تک تقریباً آدھ فرلانگ لمبا تھا۔ ڈرائیور عموماً یہاں ہینڈ بریک استعمال کرتے اور نہایت آہستہ سے اُس تختہ پوش فیری پر چڑھ جاتے تھے جس کے پچھلے کنارے پر ہمیشہ ایک آدمی کھڑا ہو کر ڈرائیور کو گائیڈ کیا کرتا تھا

حادثہ کا پیش خیمہ اور دعا

خاکسار اگلی لاری میں ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر سوار تھا اور پچھلے حصے میں احمدیہ سکول کے سٹاف ممبران اور طالب علم تھے محترم الحاج علی روجرز صاحب اور اُن کے چھوٹے بھائی محمد ابراہیم صاحب آف لابلانا مرحوم بھی میرے ساتھ اسی لاری میں اپنی ساری آل اولاد کے ساتھ سوار تھے۔ ہر چند کہ ہماری یہ لاری اچھی بھلی تھی لیکن اتفاق سے عین اسی وقت جب ہم پہاڑ کی چوٹی سے دریا کی طرف نیچے کی سمت وہ گہرائی طے کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ لاری پوری تیزی سے نیچے کی طرف جا رہی ہے اور ڈرائیور پریشان ہے۔ میں نے ڈرائیور کی طرف دیکھا تو اُس نے نہایت ڈرا ہوا اور دھیمی آواز سے وہاں بولی جانے والی مقامی زبان میں مجھے کہا Master Brake done fail کہ جناب بریک فیل ہو چکی ہے پھر میں نے دیکھا کہ ڈرائیور سٹیرنگ خالی چھوڑ کر باہر چھلانگ لگانے کیلئے تیار یا شاید نیچے کے رُخ اپنے دائیں طرف سیٹ سے نیچے جھک گیا ہے۔ تب مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس خطرہ کا احساس ہوا کہ اب ہماری
لاری یکدم فیری کے تختہ کے اوپر سے
گزرتی ہوئی تیزی سے دریا کے وسط
میں جا گرے گی جہاں کی گہرائی میں ہم میں سے
کسی کا بچ نکلنا قسمت کی بات تھی۔
لاری میں لڑکوں نے بھی ڈر کے مارے
چیخنا شروع کر دیا تھا۔ اس منظر سے
خاکسار خود بھی سخت گھبرا چکا تھا سامنے
دریا پر موت نہایت بھیانک شکل میں
منہ کھولے نظر آ رہی تھی
تاہم حواس باختگی کے باوجود
جس طرح انسان جان بچانے کے لئے
آخری تیر بھی اپنے ترکش سے نکال
کر چلا دیتا ہے۔ خاکسار نے بھی کانپتے
ہوئے ہونٹوں سے اپنے خدا سے نہایت
درد گھبراہٹ اور ناقابل بیان کرب
کی حالت میں یوں کچھ آخری سی التجائیں
گڑگڑانے کی کوشش کی کہ اے بحر و بر کے
مالک! یہ خاکسار اپنے گناہ بھول اور
کمزوریوں کے باوجود اس وقت اس
دور دراز ملک میں تیرے پیارے
مسیح کی نمائندگی میں تیرے اتنے سارے
بندوں کو ایک نیک کام کے لئے دریا کے
اس پار لے جا رہا ہے اس وقت تیری
رحمت کے خاص ہاتھ کے سوا ہمارے
بچاؤ کی کوئی صورت نہیں"
اتنے میں وہ لمبا چوڑا دریا ہم سے
صرف چند ایک گز کے فاصلہ پر
رہ گیا تھا۔ پتہ نہیں میں یہ انتہائی
دعا پوری بھی کر سکا یا نہ کر سکا کہ اچانک
اس بے لگام بھاگتی ہوئی گاڑی کے
خالی سٹیرنگ کو شاید خدا کے غیر مرئی
فرشتوں نے سنبھال کر یوں حرکت
دی کہ ہماری گاڑی کا رخ تھوڑی میں بائیں
کے بجائے عین اس طرف کو مڑ گئی
جہاں تقریباً دس پندرہ فٹ کا کچھ
پرانا طبعی سا راستہ ایسے جنگل کی
سمت کھلتا تھا جس میں دریا کی طغیانی
نے دلدل سی بنا رکھی تھی۔ پہاڑ کے اس
حصہ سے غالباً کسی وقت پتھر وغیرہ
نکال کر سڑک میں استعمال کئے گئے ہونگے
گاڑی جب مڑی تو اس کا دوسرا حصہ
کچھ اس طرح اس پتھر سے غار کی
دائیں دیوار سے ٹکرایا کہ جس سے ہماری
گاڑی کی باڈی کا کچھ نقصان ہونے کے
باوجود اس ٹکر کی وجہ سے گاڑی کا رخ
خود بخود مزید بدل کر آگے کو اس
جنگل اور دلدل کی طرف ہو گیا۔ چنانچہ
گاڑی آگے جھاڑیوں میں جا کر ایک طرف
کو لڑھکتی ہوئی گہری دلدل میں پھنس گئی اگرچہ
آگے کا شیشہ اور باڈی کے بعض حصے ٹوٹ

اذکروا موتٰکم بالخیر

۱۔ مکرم ملک شرافت احمد صاحب مرحوم

جیسا کہ یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ
مکرم ملک شرافت احمد صاحب (نائب [illegible])
کارکن انچارج دفتر ارشاد وقف جدید
بتاریخ ۱۵/۵/۵ بروز جمعرات پونے دو بجے
شب دل کا دورہ پڑنے کے باعث صرف
ایک دن بیمار رہ کر اچانک وفات پا گئے ہیں
انا للہ و انا الیہ راجعون
مرحوم حضرت مولوی جلال الدین صاحب
مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف کھریپڑ
تحصیل قصور ضلع لاہور (صحابی حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سابق
مبلغ مبین پورہ (علاقہ ملکانہ) یو پی بھارت
جنہوں نے وہیں فریضہ تبلیغ سرانجام دیتے
ہوئے عین عالم جوانی میں ہی وفات پائی اور
وہیں مدفون ہوئے اور اس طرح گویا شہادت
کا مقام حاصل کیا) کے اکیلے ہی بچے تھے
جو زندہ رہے اور عمر پائی۔
حضرت مولوی صاحب مرحوم
پہلی دفعہ جب حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت
کے لئے قادیان تشریف لے
گئے تو انہوں نے حضور سے نرینہ
اولاد کے لئے دعا کی درخواست
کی۔ کیونکہ اس وقت ان
کے ہاں صرف ایک لڑکی ہی تھی۔
جب مولوی صاحب نے واپسی کے لئے
حضور سے اجازت چاہی
تو حضور بھی مشایعت کی غرض سے ان
کے ساتھ چل پڑے اور ان کے کندھے پر
ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ مولوی صاحب! اللہ
تعالیٰ آپ کو ایک لڑکا دیگا۔ اس کا نام
شرافت احمد رکھنا۔ اس کے بعد ان کے
ہاں ۵ لڑکے ہوئے لیکن سب ایک دوسرے
کے بعد فوت ہو گئے اور صرف یہی ایک
زندہ رہے۔
ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب مرحوم
نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں
ایک قلم تحفہ کے طور پر پیش کیا ہے جب
انہوں نے عملی رنگ میں بھی اس خواب کو
پورا کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ مولوی
صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو یا آپ کے لڑکے
کو قلم کے ذریعہ خدمت دین لے گا
چنانچہ مکرم شرافت احمد صاحب نے
ابتدائے وقف جدید سے اپنے آپ کو اگرچہ
بطور معلم وقف کیا تھا۔ لیکن العمل قریباً
اٹھارہ سال کے طویل عرصہ تک زیادہ تر
دفتر ارشاد وقف جدید میں تحریری
طور پر ہی خدمت دین کی توفیق پائی ذالک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
(وقف جدید میں) ملازمت سے قبل (تقسیم ہند
سے پہلے) بھی آپ نو سال کا عرصہ ملکانہ علاقہ
میں نظام سلسلہ کے ماتحت جماعتی تعلیم و
تربیت کا کام سرانجام دیتے رہے
آپ سادہ مزاج۔ شریف الطبع اور
ہنس مکھ انسان تھے آپ کی تاریخ
پیدائش ۱۹۱۲ء تھی گویا آپ نے
۶۳ سال عمر پائی۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی
ناسازی طبع کے باعث حضور کے
ارشاد کی تعمیل میں مولانا ابوالمنیر
صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی
آپ بوجہ معلم ہونے کے حضور کی اجازت
سے بہشتی مقبرہ کے قطعہ مربیان
میں مدفون ہوئے۔ تدفین بروز جمعہ
بتاریخ ۱۶ جون گیارہ بجے دن کے
قریب عمل میں آئی قبر تیار ہونے
پر مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی
مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ محترمہ
کے علاوہ ۲ لڑکے ۲ لڑکیاں
اور مولود سیال بیٹی کل ۱۰ افراد خاندان
چھوڑے ہیں ان کے بڑے صاحبزادہ
ملک سعید احمد صاحب اشرف بی اے
ان دنوں بسلسلہ ملازمت ملتان میں
مقیم ہیں۔
احباب جماعت کی خدمت میں درخواست
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم
سے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ
علیین میں جگہ دے۔ جملہ لواحقین بالخصوص
بیوی بچوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے
ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں
خدمت سلسلہ میں اپنے بزرگوں کے
نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین۔
(صوفی خدا بخش زیروی بی اے
نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ)

۲۔ میاں محمد یوسف صاحب مرحوم
آف وزیر آباد

میرے مخلص دوست میاں محمد یوسف
صاحب مرحوم دس گیارہ جنوری کی درمیانی
شب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ
سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا
الیہ راجعون۔
وفات کے وقت ان کی عمر چونسٹھ
برس کی تھی ۱۹۳۲ء کو حضرت خلیفۃ
المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ
عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے پانچوں نمازیں
باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی التزام سے
پابندی کرتے۔ تہجد گزار بھی تھے بہت
دعاگو اور صاحب کشف و رؤیا تھے۔ دین
کے لئے غیرت رکھنے والے اور باہمت
بزرگ تھے۔
مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو
لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ صرف
ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔ احباب دعا
فرمائیں کہ اللہ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں
میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان
کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا
خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔
(الخاکسار) محمد علی نبیتی وزیر آباد

گزرے مگر محض خدا تعالیٰ کے خاص
فضل و احسان اور رحمت سے ہم
نہ صرف اس ہونے والے بڑے ہلاکت
حادثہ سے بچ گئے بلکہ چند ایک معمولی
خراشوں کے ہم میں سے کسی کو کوئی زخم
نہ آیا اور اسی طرح معجزانہ طور پر ہمیں
ان خطرناک حالات میں بھی پیارے
رحیم و کریم خدا نے بچا کر اپنے مقدس
نوشتہ کی صداقت ظاہر فرمائی کہ اَمَّنْ
يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ
يَكْشِفُ السُّوْٓءَ
اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل
سے [illegible] مذکورہ بالا
جلسہ میں شمولیت کے بعد شام کو بخیر و
عافیت واپس پہنچ گئے۔ فالحمد
للہ ثم الحمد للہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ جات تحریکِ جدید سالِ نو ـــ فوری توجہ کی ضرورت

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"ہم ایک جگہ ٹھہرنے والی جماعت نہیں ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ آئندہ سال ہمارے وعدے پچھلے سالوں سے یعنی جو سال گذر رہا ہے اس کے وعدوں سے زائد ہو جائیں۔"

۱۹۷۴ء کے شدائد و مصائب کے باوجود حضرت مہدی علیہ السلام کی اس فدائی جماعت نے اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ وعدہ جات تحریک جدید بقدر ۷،۹۰،۰۰۰ روپیہ سے بھی کہیں زیادہ صرف پاکستانی جماعتوں نے مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ جو سال گذر رہا ہے اس کے وعدے ۸،۴۳،۰۰۰ روپیہ تک پیش کئے اور اب امید ہے سالِ نو میں انشاء اللہ العزیز پاکستانی جماعتوں کی قربانی دس لاکھ روپیہ سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہوگی۔ وسط ماہ جنوری تک وعدوں کی میزان ۷،۹۰،۰۰۰ روپیہ تک پہنچ چکی ہے اور اب ضرورت اس امر کی ہے کہ باقی ماندہ کام بڑی مستعدی اور تیز رفتاری سے کیا جائے تا مذکورہ بالا ارشاد میں جو توقعات حضور نے مخلصین سے وابستہ فرمائی ہیں وہ جلد از جلد پوری کی جا سکیں۔ گویا اب وعدہ جات کے کام کو مکمل کرنے کے لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اس سلسلہ میں دفتر ہذا کو فوری طور پر آخری رپورٹ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شجرکاری اور انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسم بہار میں اپنے اراکین کو شجرکاری کی طرف توجہ دلائیں اور اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اپنے اپنے علاقوں میں درخت لگائیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں حکومت کی طرف سے شجرکاری کی مہم شروع کی جا رہی ہے اس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کی جائے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ فروری میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "انفاخ قدسیہ" مقرر ہے۔

ماہ مارچ میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر ہے۔

قائدین اپنے خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

ایسی مجالس جن کے قائدین کی منظوری مرکز سے جا چکی ہے اور انہوں نے اپنی عاملہ تجویز کر کے ابھی تک مرکز سے منظوری حاصل نہیں کی فوری طور پر عاملہ تجویز کر کے منظوری کے لئے ارسال فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدی والدین کی توجہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

اہم ارشاد

"آپ کو چاہئے کہ اس ضروری اور اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں اور وقفِ جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں تا وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس وقفِ جدید کو قائم کیا تھا۔" (الفضل ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

قائدین کرام نوٹ فرمالیں کہ فہرست تجنید مکمل صورت میں ۱۵ فروری تک مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان مقالہ

امسال مقالہ نویسی کا عنوان ہے:-

"سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ـــ تبلیغِ اسلام"

قائدین سے درخواست ہے کہ وہ علم دوست خدام سے مقالہ جات لکھوائیں اور مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ نصرت کی طالبات نے سرگودہا بورڈ اتھلیٹکس کی ٹرافی جیت لی

یہ خبر نہایت مسرت افزا ہے کہ جامعہ نصرت کی طالبات نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرگودھا بورڈ کی اتھلیٹکس کی ٹرافی جیت لی ہے۔ علاوہ ازیں والی بال کے بین الجامعی مقابلہ جات میں جامعہ نصرت کی ٹیم دوم قرار دی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل طالبات نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱- سرگودہا بورڈ کی بہترین کھلاڑی		رفعت رحمٰن
۲- ۵۰ میٹر کی دوڑ	دوم	رفعت رحمٰن
۳- ۱۰۰ " "	اوّل	رفعت رحمٰن
۴- ۲۰۰ " "	اوّل	رفعت رحمٰن
۵- ۲۰۰ " "	سوم	توقیر بانو
۶- ریلے ریس	اوّل	ٹیم جامعہ نصرت
۷- سائیکل ریس	اوّل	امۃ الآخر
۸- ڈسکس تھرو	دوم	آصفہ

پرنسپل جامعہ نصرت
ربوہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹ جلد ارسال فرمائیں (معتمد مجلس مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات اماء اللہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

سال بھر کے لئے پروگرام بنائیں اور پھر اس کے مطابق کام کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کا قیام اس لئے فرمایا تا احمدی مستورات دینی، تعلیمی، معاشرتی اور تمدنی لحاظ سے ترقی کریں۔ اس وقت پاکستان میں لجنات کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے لیکن چندہ قریباً تین سو سوا تین سو لجنات کی طرف سے آتا ہے اور رپورٹ اس سے بھی کم۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام لجنات کی عہدہ داران کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ باقاعدگی سے چندہ ممبری وصول کیا کریں اور مرکزی لجنہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح خواہ تھوڑا کام ہو یا زیادہ، شہری لجنہ ہو یا گاؤں کی ہر ایک کی رپورٹ مرکزی لجنہ اماء اللہ کو بروقت پہنچنی ضروری ہے جس لجنہ کی رپورٹ یا چندہ تین ماہ لگاتار نہیں ملے گا مرکزی لجنہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گی کہ ان کی عہدہ دار کام نہیں کر رہیں اور ان عہدہ داروں کو ہٹا کر دوسری عہدہ دار مقرر کی جائیں گی۔

بہنوں کو یہ بات بھی مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ جس شہر یا قصبہ یا گاؤں میں کوئی کام نہیں ہو رہا وہ خود ہمیں توجہ دلائیں، تا ان کے پاس مرکز سے یا قریب کی کسی لجنہ سے کسی کو بھجوایا جائے انسانی زندگی کا ایک ایک دن قیمتی ہوتا ہے۔ ہمارا جلسہ سالانہ آیا اور اپنی تمام برکات کے ساتھ ختم ہوا۔ بہنیں گھروں کو واپس گئیں۔ اور نئے سال کا بھی ایک ماہ گذر چکا ہے۔ شروع سال میں ہی سارا سال کام کرنے کا عزم آپ کو کرنا چاہیئے تا سال کا ایک دن بھی ضائع نہ ہو۔ پس اپنے پروگرام سارے سال کے بنائیں اور ان کے مطابق عمل کریں۔ مرکزی لجنہ کے بنائے ہوئے پروگرام لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ہر لجنہ کی عہدہ داروں کے پاس سالانہ رپورٹ ہونی چاہیئے اسے پڑھیں خود بھی اور تمام ممبرات بھی اور اس کی روشنی میں تمام امور سرانجام دیں۔

۱۹۵۲ء شروع ہونے پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی آپ کے فائدہ کے لئے وہ حوالہ درج کرتی ہوں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں ہر انسان کے اندر کوئی وقت سستی کا آجاتا ہے اور کوئی وقت چستی کا آجاتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا نام باسط بھی ہے اور قابض بھی ہے اس لئے وہ کبھی انسان کی فطرت میں قبض پیدا کر دیتا ہے اور کبھی بسط پیدا کر دیتا ہے۔ اس حالت کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور اپنے گردوپیش کے حالات کا بھی محاسبہ کرتا رہے۔ اسی لئے صوفیاء نے محاسبۂ نفس کو ضروری قرار دیا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا ہے کہ اگر ہم اپنے تمام وقت کا جائزہ لیتے رہتے تو شاید ہم بہت سی سستیوں سے محفوظ رہتے۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

....اب اس جلسہ پر چودہ دن گذر گئے اور ابھی ہم بیکار بیٹھے ہیں۔ چودہ دن کے معنے دو ہفتے کے ہیں ۵۲ ہفتوں کا سال ہوتا ہے دو ہفتے گذر جانے کا مطلب یہ ہوا کہ سال کا چھبیسواں حصہ گذر گیا لیکن ابھی کئی لوگ کہتے ہیں کہ وہ جلسہ سالانہ کی کوفت دور کر رہے ہیں...۔ غرض بہت تھوڑی تھوڑی غفلت کے ساتھ ایک بڑی چیز ہمارے ہاتھ سے نکل جاتی ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ ہر سال جو ہم پر آئے بجائے پچھلے سال کے ہم آئندہ سال پر نظر رکھیں۔ ہر دن ہم سوچیں کہ کام کے ۳۶۵ دنوں میں سے ایک دن گذر گیا ہم نے کس قدر کام کرنا تھا اس میں سے کس قدر کام ہم نے کر لیا ہے اور کس قدر کام کرنا باقی ہے اگر ہم اس طرح غور کرنا شروع کر دیں تو ہم اپنے وقت کو پوری طرح استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم سنجیدگی کے ساتھ غور کریں۔"

(الفضل ۳۔ فروری ۱۹۵۲ء)

پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں اور وقت ضائع نہ کریں اپنی لجنہ کو ترقی دینے کے لئے ہر بہن کا فرض ہے کہ خود بھی اجلاسوں میں شامل ہو بچیوں کو بھی شامل کریں ورنہ مرکزی تحریکات کا آپ کو علم نہ ہو گا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جس عظیم الشان اخلاقی جہاد کا اعلان فرمایا ہے اس میں حصہ لینا ہر احمدی عورت کا فرض ہے۔ اولاد کی صحیح تربیت کرنا، ان کو اسلامی آداب، اخلاق سکھانا آپ کا کام ہے اور ان کو سکھانے کے لئے پہلے خود سیکھیں ہیں۔ پس ایک منٹ ضائع کئے بغیر آئیے اس میں شامل ہوں اور عزم کر لیں کہ آپ اپنی اولادوں کو با اخلاق اور باخدا انسان بنانے کی پوری پوری کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

شکریہ احباب

میرے شوہر محترم مظفر الدین صاحب چوہدری سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ و مترجم قرآن بزبان بنگلہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۷۵ء کو قریباً گیارہ بجے دن مولیٰ حقیقی سے جا ملے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات پر اندرونِ پاکستان و بیرونِ پاکستان سے بہت سے احباب نے تعزیتی پیغامات بذریعہ خطوط و تار ارسال کئے۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتی ہوں نیز دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے نیز ہم سب کو اپنے فضل سے صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اہلیہ مظفر الدین صاحب چوہدری مرحوم)

احباب محتاط رہیں

حکومتِ پاکستان نے بعض قسم کے فنی اور پیشہ ور لوگوں کو بیرونِ پاکستان ملازمت کے لئے بھجوانے کے لئے بعض ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ کئی لوگ جو ایسے لائسنس یافتہ نہیں وہ بھی باہر کے ممالک میں ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر لوگوں سے روپیہ بٹور لیتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ایسے دھوکہ باز لوگ گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں مگر ان لوگوں کی حالت بڑی قابلِ رحم ہو جاتی ہے جو بڑی بڑی رقوم دے کر سرگرداں پھرتے ہیں۔ بعض باہر چلے بھی جاتے ہیں مگر ملازمت نہ ملنے کے سبب وہاں پریشان ہوتے ہیں۔ باہر جانے والوں کو بڑی احتیاط سے پوری تسلی کر کے ایسا قدم اٹھانا چاہیئے اور کسی ایسے آدمی کے جھانسہ میں نہیں آنا چاہیئے جو حکومت کی طرف سے مجاز نہ ہو۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ مبارکہ اور عزیزم مکرم عبدالقیوم مبشر ایم۔ ایس سی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جیکب آباد کو ۱۸۔ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب بھٹی الیکٹریکل انجینئر کا پوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام عبدالکریم خالد تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(شیخ عبدالرشید شرما (ابن محترم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما مرحوم)
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور)

ضروری گذارش

مخلصین جماعت سے گذارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴